بول

ہزارہ میں بحالی عدلیہ کی تحریک

عمر اصغر خان ترقیاتی فاؤنڈیشن

عمر اصغر خان ترقیاتی فاؤنڈیشن کا تعارف

معروف سیاسی وسماجی رہنما عمر اصغر خان کے نام سے موسوم یہ ادارہ 1999ء سے ہزارہ ڈویژن کے پانچوں اضلاع کے دور دراز اور پسماندہ علاقوں کے عوام کی زندگی میں بہتری لانے کے لئے کام کر رہا ہے۔

عمر اصغر خان ترقیاتی فاؤنڈیشن کا بنیادی نظریہ برابری، رواداری اور انصاف جیسی اعلیٰ اقدار پر مبنی ایسے پرامن اور جمہوری معاشرے کا قیام ہے جو تمام لوگوں کے لیے بہتر زندگی کا ضامن ہو۔ اس نظریئے کو عملی جامہ پہنانے اور مقاصد کے حصول کے لئے عام لوگوں بالخصوص محروم اور نظر انداز طبقات کو منظّم کرنے، مسائل کے حل کیلئے مشترکہ آواز بلند کرنے اور فیصلہ سازی کے عمل میں شرکت کیلئے مواقع فراہم کرنا عمر اصغر خان ترقیاتی فاؤنڈیشن کا مشن ہے۔ تاکہ پسماندگی کے خاتمے کے لئے عوام اکٹھے ہو کر اپنے بنیادی سیاسی، سماجی اور معاشی حقوق اور ملکی پالیسیوں کو غریبوں کے حق میں تبدیل کرنے کی جدوجہد کر سکیں

اس ضمن میں عمر اصغر خان ترقیاتی فاؤنڈیشن نے ہزارہ عوامی اتحاد کی شکل میں سیاسی وسماجی کارکنوں کے ایک وسیع نیٹ ورک کو منظّم وفعال بنانے اور اس نیٹ ورک کے زریعے مختلف قومی اور مقامی مسائل پر عوام کو متحرک کرنے کے لئے کام کر رہا ہے۔

برائے رابطہ

2-B، پربت روڈ، F-7/3، اسلام آباد، پاکستان۔

فون: 111500123 (51-92+) فیکس: 2611092(51-92+)

ای میل: info@oakdf.org.pk

28، کاغان کالونی، ایبٹ آباد، پاکستان۔

فون: 111500123(992-92+) فیکس: 380856(992-92+)

www.oakdf.org.pk

ابتدائیہ

ہماری ملکی تاریخ میں بحالی عدلیہ کی تحریک ایک اہم سنگ میل کی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ اگرچہ اس تحریک میں شہری علاقوں کے ساتھ ساتھ دوردراز دیہی علاقوں اور قصبوں کے بسنے والے بھی برابر کے شریک ہیں تاہم بالعموم بڑے شہروں میں ہونے والی سرگرمیاں ہی پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں کوریج پاتی ہیں۔ اس رپورٹ کی اشاعت کا مقصد ہزارہ کے دوردراز دیہی علاقوں میں اس تحریک سے وابستہ چھوٹے بڑے اداروں کے ساتھ ساتھ افراد کی حوصلہ افزائی کرنا ہے جو ملکی سطح پر قانون و انصاف کی حکمرانی کی اس تحریک میں ہراول رستے کے طور پر شریک ہیں

پاکستان میں بحالی عدلیہ کی تحریک نہ صرف ہمارے ملک کی قومی تاریخ بلکہ دنیا میں جنم لینے والی عدلیہ کی تحریکوں میں انتہائی منفرد حیثیت کی حامل ہے۔ یہ تحریک جونومبر 2006 میں پاکستان کے چیف جسٹس اور اعلی عدلتوں کے دیگر ججوں کے جرات مندانہ اقدام سے شروع ہوئی آج تک زورشور سے جاری ہے۔اس تحریک کواس سطح تک لانے میں جہاں سارے ملک کی وکلاء برادری نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا وہاں ہزارہ کے وکلاء بھی نمایاں طور پر اس میں پیش پیش رہے۔

عدالتوں کے مسلسل بائیکاٹ، بھوک ہڑتالوں اور جلوسوں کے علاوہ متعدد ججوں اور وکلاء نے قید و بند کی صوبتیں بھی برداشت کیں۔ملک میں آئین کی بالادستی اور شخصی حکومت کے خلاف عدلیہ اور وکلاء کی قربانیوں کے ساتھ ساتھ میڈیا اور سول سوسائٹی کے دیگر ادارے بھی حکومتی جبر کا نشانہ بنتے رہے۔عام پاکستانیوں کیلئے یہ ایک اظہار یکجہتی کا موقع تھا اِسی لئے عوام نے بھی اس تحریک میں اپنی بساط کے مطابق ایک نہایت مثبت کردار ادا کیا۔

امن وانصاف اور برابری پر مبنی جمہوری معاشرے کا قیام عمر اصغر خان ترقیاتی فاؤنڈیشن کے نظریے اور اغراض ومقاصد کا اہم ترین حصہ ہے۔9 مارچ 2007ء کو جب ایک آمرانہ حکم نامہ کے ذریعے عدلیہ کی آزادی وخودمختاری سلب کر لی گئی تو عمر اصغر خان ترقیاتی فاؤنڈیشن نے وکلاء کی طرف سے شروع کی گئی آئین وقانون کی بالادستی اور عدلیہ کی آزادی وخودمختاری کی جدوجہد میں اپنا کردار ادا کرنے کے لئے لائحہ عمل ترتیب دے کر ہزارہ کی سطح پر عوامی رابطوں کا آغاز کیا۔ عام لوگ عدلیہ کے خلاف ہونے والی کاروائی کو بالعموم چیف جسٹس کے ساتھ ناانصافی اور زیادتی کے طور پر جانتے ہیں اور عوامی سطح پر آج بھی یہ آگاہی کم نظر آتی ہے کہ آزاد عدلیہ اور فعال عدالتی نظام عام آدمی کی زندگی کے ساتھ کس طرح منسلک ہے اور موجودہ عدالتی وآئینی بحران عام آدمی کی زندگی پر کس طرح اثرانداز ہو رہا ہے۔ عمر اصغر خان ترقیاتی فاؤنڈیشن نے اس مسلّے کے پیش نظر اداروں بالخصوص عدلیہ اور عوام کے بنیادی مسائل کے درمیان تعلق کو واضح کرنے کے لئے اس مہم کے آغاز کا فیصلہ کیا۔

چونکہ عمر اصغر خان ترقیاتی فاؤنڈیشن اپنی سرگرمیوں کے حوالے سے ہزارہ ڈویژن کے مختلف علاقوں بالخصوص دیہی علاقوں میں مقامی سماجی تنظیموں اور دیگر مکاتب فکر سے دیرینہ تعلق اور رابطہ رکھتی ہے، لہٰذا ان روابط کو بروئے کار لا کر عدلیہ کی بحالی کے حوالے سے عوام کے ساتھ منظّم رابطہ کاری اور آگہی مہم شروع کی گئی۔اس ضمن میں عمر اصغر خان فاؤنڈیشن کے تعاون سے ہزارہ کی سطح پر قائم ہزارہ عوامی اتحاد کے پلیٹ فارم سے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اس تحریک میں شامل کرنے اور اسے منظّم انداز میں فعال کرنے کے لئے کوششوں کا آغاز کیا گیا۔

ہزارہ عوامی اتحاد ہزارہ کے پانچوں اضلاع کے دوسو سے زائد گاؤں کی مرد وخواتین کی تنظیموں پر مشتمل ہے جن میں زیادہ تر تنظیموں کا تعلق زلزلہ سے متاثرہ علاقوں سے ہے۔اس اتحاد کے قیام کا مقصد ہزارہ بھر میں مختلف سطحوں پر تنظیموں کے درمیان ایک ربط پیدا کر کے اُنھیں اس قابل بنانا ہے کہ وہ ایک دوسرے کے مسائل سے آگاہ رہتے ہوئے اجتماعی مسائل کے حل کیلئے مل کر آواز بلند کر سکیں۔

اس اتحاد کے تحت ہزارہ کے علاوہ اسلام آباد کی سطح پر بھی عدلیہ اور میڈیا کی آزادی کے حوالے سے منعقدہ ریلیوں، مظاہروں اور مذاکروں میں بھی ہزارہ عوامی اتحاد کے ساتھی اس سوچ کے ساتھ بھرپور طور پر شریک ہوتے رہے تاکہ وہ قومی سطح پر عدلیہ کی آزادی کے لئے چلائی جانے والی تحریک میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

بحالی عدلیہ تحریک کے حوالے سے عمر اصغر خان ترقیاتی فاؤنڈیشن نے ہزارہ بھر سے سرگرم سیاسی وسماجی کارکنوں کو مختلف تربیتی وآگاہی پروگراموں کے ذریعے لوگوں کو منظم ومتحرک کرنے کے لئے مشترکہ لائحہ عمل مرتب کیا۔ اس حوالے سے اپریل 2007ء میں ایبٹ آباد میں ایک مشاورتی اجلاس منعقد کیا گیا جس میں عدلیہ کی بحالی کے لئے مہم کو منظم انداز میں چلانے کے لئے حکمت عملی تیار کی گئی۔ اسی حکمت عملی کے تحت ان سرگرم سماجی کارکنوں نے اپنے اپنے علاقوں میں عدلیہ اور اداروں کے استحکام کے حوالے سے لوگوں کو منظم ومتحرک کرنے میں اپنا بھرپور کردار ادا کیا جس سے عام لوگوں میں عدلیہ کی بحالی کے حوالے سے بہتر آگاہی اور جذبہ پیدا ہوا۔

سیاسی وسماجی کارکنان کے تربیتی پروگرام کا ایک منظر

ہزارہ عوامی اتحاد کے مشاورتی اجلاس میں ایک سماجی کارکن اظہار خیال کرتے ہوئے۔

2 جون 2007ء کو چیف جسٹس افتخار چوہدری کی ایبٹ آباد آمد کے موقع پر عمر اصغر خان ترقیاتی فاؤنڈیشن نے ہزارہ عوامی اتحاد میں شامل تنظیموں کے اشتراک سے ایبٹ آباد میں دو روزہ استقبالیہ کیمپ اور ریلیوں پر مشتمل پروگرام تشکیل دیا۔ اس پروگرام میں ہزارہ کے طول وعرض سے ہزاروں لوگوں نے شرکت کرکے عدل وانصاف کی اس جدوجہد کے ساتھ اظہار یکجہتی کیا۔ یہ شرکاء ہزارہ کے دور دراز زلزلہ سے متاثرہ علاقوں بشمول ضلع کوہستان اور بٹگرام سے کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ اس ضمن میں یکم جون 2007ء کی شب عدلیہ سے اظہار یکجہتی کے لئے ایبٹ آباد میں مشعل بردار ریلی بھی نکالی گئی جس میں وکلاء، صحافیوں اور سیاسی و سماجی تنظیموں کے سینکڑوں ارکان نے شرکت کی۔

2 جون 2007ء کو چیف جسٹس افتخار چوہدری کی ایبٹ آباد آمد کے موقع پر عمر اصغر خان ترقیاتی فاؤنڈیشن کے کیمپ میں عوام چیف جسٹس کا خطاب سن رہے ہیں۔

ایبٹ آباد میں عدلیہ اور صحافت کی آزادی بارے ریلی کا ایک منظر

چیف جسٹس افتخار چوہدری کی بطور چیف جسٹس کے بحالی کے بعد عمر اصغر خان فاؤنڈیشن نے ہزارہ عوامی اتحاد اور دیگر پارٹنرز کے ساتھ مل کر عدلیہ کی خود مختاری اور آزادی کی اس جدہ جہد میں اپنے کردار کا جائزہ لیا اور ملکی اداروں کے استحکام کے لئے بھرپور جدوجہد جاری رکھنے اور ہزارہ کی سطح پر وکلاء صحافیوں اور دیگر سول سوسائٹی کے اداروں کے ساتھ روابط مضبوط بنانے کے لئے حکمت عملی وضع کی۔

سیٹیزن کوآرڈینشن کمیٹی برائے بحالی عدلیہ کا اجلاس ہو رہا ہے۔

3 نومبر 2007ء کو دوبارہ ملک میں ایمرجنسی نافذ کر کے چیف جسٹس آف پاکستان سمیت اعلیٰ عدلیہ کے تقریباً 60 ججوں بشمول چیف جسٹس کو ایک غیر آئینی اقدام کے ذریعے جبری سبکدوش کر کے میڈیا پر پابندیاں عائد کر دی گئیں۔ اس نئی صورتحال پر غور و خوص کے بعد عمر اصغر خان ترقیاتی فاؤنڈیشن نے ہزارہ عوامی اتحاد کے ساتھ مل کر ہزارہ کے وکلاء، صحافیوں، سیاسی جماعتوں اور مقامی سماجی تنظیموں کی عدلیہ کی آزادی کے حوالے سے کوششوں کو مشترکہ پلیٹ فارم پر لانے اور منظم جدوجہد کو یقینی بنانے کے لیے روابط کا آغاز کیا۔ اس حکمت عملی کے تحت عمر اصغر خان ترقیاتی فاؤنڈیشن نے ایبٹ آباد کی سطح پر سٹیزن کوآرڈینیشن کمیٹی تشکیل دینے اور اسے فعال کرنے میں اہم کردار ادا کیا جس کا مقصد عدلیہ کی بحالی کے حوالے سے منظم اور مربوط مہم کا دوبارہ آغاز کرنا تھا۔ اس کمیٹی میں ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن اور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن ایبٹ آباد کے نمائندوں کو خصوصی شامل کیا گیا تا کہ ان کی مشاورت سے مشترکہ لائحہ عمل ترتیب دیا جا سکے اور اپنی سرگرمیوں کو ملکی سطح کی تحریک کے ساتھ منسلک بھی کیا جائے۔

ایبٹ آباد میں لیو وطلعت پروگرام کے شرکاء ریلی کے بعد جلسے کیلئے جمع ہیں

سٹیزن کوآرڈینیشن کمیٹی کے زیر اہتمام اسلام آباد اور ایبٹ آباد میں ریلیوں اور مظاہروں کا انعقاد کیا گیا۔ اسلام آباد میں منعقدہ عوامی ریلیوں میں ہزارہ کے دیہی علاقوں بالخصوص زلزلہ متاثرین نے بھرپور شرکت کر کے عدلیہ اور میڈیا کے ساتھ اظہار یکجہتی کیا۔ ایبٹ آباد بار کلب گراونڈ پر پیمرا کے ترمیمی آرڈیننس کا شکار آج ٹی وی کا مقبول عام پروگرام "لائیو وطلعت" منعقد کیا گیا۔ اس پروگرام میں شرکت کیلئے ایبٹ آباد شہر کے علاوہ ہزارہ کے دیگر شہری اور دیہی علاقوں سے وکلاء اور سیاسی سماجی کارکنوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ طلعت حسین نے اس پروگرام میں میزبانی کے فرائض ادا کئے جبکہ پینل میں آج ٹی وی کے پروگرام "بولتا پاکستان" کے میزبانوں نصرت جاوید، مشتاق منہاس کے علاوہ

ایبٹ آباد بار کلب گراؤنڈ پر لائیو وڈطلعت پروگرام کا ایک منظر

ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر طہماس خان ایڈووکیٹ، ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر مہدی زمان ایڈووکیٹ، پاکستان بار کونسل کے نائب صدر سعید اختر ایڈووکیٹ، بار کونسل کے سابق نائب صدر فضل حق عباسی ایڈووکیٹ، پریس کلب ایبٹ آباد کے صدر لالا محمد زمان، ایبٹ آباد یونین آف جرنلسٹس کے صدر راجہ ہارون، معروف قانون دان اطہر من اللہ ایڈووکیٹ اور عمر اصغر خان ترقیاتی فاؤنڈیشن کے چیئرپرسن علی اصغر خان شریک ہوئے۔ مذاکرے میں شامل مہمانوں نے شرکاء کے سوالات کے جوابات بھی دیئے اور عدلیہ کی بحالی کی تحریک کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی

عدلیہ کی بحالی اور میڈیا کی آزادی مقامی صحافیوں اور سیاسی و سیاجی کارکنوں کا مظاہرہ

عمر اصغر خان ترقیاتی فاؤنڈیشن نے ہزارہ عوامی اتحاد اور دیگر تنظیموں کے ساتھ مل کر میڈیا پر عائد پابندیوں کے خلاف بھی بھرپور آواز اُٹھائی۔ اس ضمن میں اسلام آباد میں پریس کلب کے سامنے احتجاجی مظاہرہ کیا گیا اور اس کے بعد ریلی نکالی گئی جس نے جیو دفتر کے سامنے جا کر عدلیہ و میڈیا کے ساتھ بھرپور یکجہتی اور پابندیوں کے خلاف احتجاج کیا۔

علی اصغر خان چیئرپرسن عمر اصغر خان ترقیاتی فاؤنڈیشن جیو ٹی وی اسلام آباد کے سامنے میڈیا کی آزادی کے حوالے سے خطاب کر رہے ہیں

ہزارہ عوامی اتحاد اور عمر اصغر خان ترقیاتی فاؤنڈیشن کا سٹاف اسلام آباد پریس کلب کے سامنے میڈیا اداروں کی بحالی بارے مظاہرہ کر رہے ہیں

جب ملک میں معذول عدلیہ اور پابند میڈیا کے باوجود الیکشن کا اعلان کیا گیا تو ایبٹ آباد میں "امیدوار برائے بحالی عدلیہ" کے عنوان سے ایک کمپین آفس قائم کیا گیا جس کا مقصد مربوط آگاہی مہم کا آغاز کرنا تھا۔ اس مہم کے دوران عوام الناس کو الیکشن کے حوالے سے تحفظات اور خدشات کی وضاعت، نظام میں موجود کمزوریوں کی نشاندہی جیسے حقائق سے بھرپور طور پر اگاہ کیا گیا۔ اس مہم کے دوران ضلع ایبٹ آباد کے شہری اور دیہی علاقوں میں عوامی اسمبلیوں کا انعقاد کیا گیا۔ ان اسمبلیوں میں ہزاروں کی تعداد میں مرد و خواتین نے شرکت کی۔ کمپین آفس کی سطح پر روزانہ مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد آکر اس تحریک سے اپنی وابستگی کا اظہار کرتے رہے

"امیدوار برائے بحالی عدلیہ" کمپین آفس کا بیرونی منظر

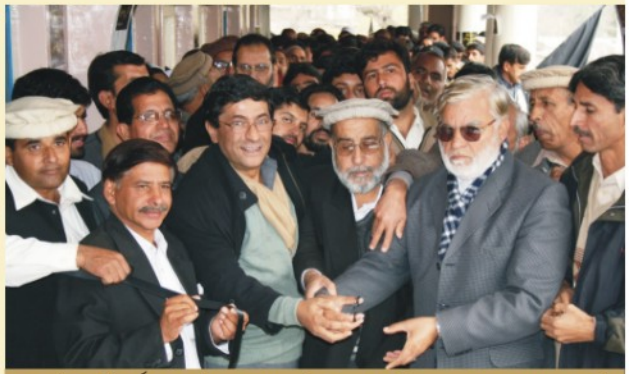

ہائی کورٹ بار ایبٹ آباد کے صدر التمماس خان، ہزارہ قومی محاذ کے صدر آصف ملک اور عمر اصغر خان فاؤنڈیشن کے چیئرپرسن کمپین آفس کا افتتاح کر رہے ہیں

اس کمپین آفس کو عدلیہ کی بحالی اور میڈیا کی آزادی کی تحریک کو پھیلانے اور عوامی رابطہ کاری کو بڑھانے کے لئے بھرپور انداز میں استعمال کیا گیا۔ تحریک کو نوجوان طبقہ میں روشناس کرانے اور انکی شمولیت یقینی بنانے کے حوالے سے بھی اس کمپین آفس نے بہت اہم کردار ادا کیا۔

مہدی زمان صدر ڈسٹرکٹ بار ایبٹ آباد بحالی عدلیہ ریلی کے شرکاء سے خطاب کر رہے ہیں

لالا زمان صدر پریس کلب ایبٹ آباد۔۔عوامی اسمبلی مولیا

نثار احمد سماجی کارکن۔۔۔عوامی اسمبلی پسوال

اظہار رائے کا انداز۔۔۔۔ بول کہ لب آزاد ہیں تیرے

عبدالرازق عباسی۔۔۔عوامی اسمبلی میں اظہار خیال

ملک آصف۔۔۔۔عوامی اسمبلی نمبل

نوجوانوں کا جلوس بحالی عدلیہ ریلی میں شرکت کیلئے آرہا ہے۔

نوجوانوں کے مختلف گروپس کو مل کر کام کرنے کا پلیٹ فارم ملا جس کے زریعے ان میں نوجوانوں کے مسائل کے ساتھ ساتھ ملکی سطح کے سیاسی وسماجی مسائل کے حل کے لئے مشترکہ جدوجہد کا جذبہ پیدا ہوا جس کا واضع ثبوت اس مختصر عرصے کے دوران نوجوانوں کی تنظیم پاکستان یوتھ ڈیولپمنٹ اور گنائزیشن کا قیام ہے۔ان نوجوانوں نے شہری اور دیہی علاقوں میں بحالی عدلیہ تحریک کا پیغام پھیلانے میں انتہائی اہم کردار ادا کیا۔

ممتاز شاعر احمد فراز بحالی عدلیہ دستخطی مہم میں دستخط کر رہے ہیں۔دوسری جانب مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد دستخط کر رہے ہیں۔

3 نومبر سے پہلے کی عدلیہ کی بحالی، جمہوری اداروں کی خودمختاری، پیمرا کے ترمیمی قوانین کے خاتمے، آئین کی بالادستی اور قانون کی حکمرانی جیسے مطالبات پر بھرپور عوامی تائید وحمایت کیلئے "عوامی دستخطی مہم" شروع کی گئی۔ ہزارہ بھر میں اس حوالے سے کیمپ لگائے گئے جہاں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے مرد وخواتین نے دستخط کر کے اس مہم میں حصہ ڈالا جن میں معروف سیاسی وسماجی رہنما اور نامور ادبی شخصیات شامل تھیں۔

نامور شاعر احمد فراز اپنی معروف نظم "محاصرہ" پڑھ رہے ہیں۔

اسی عوامی اگاہی مہم کے سلسلے میں 4 فروری 2008ء کو ایبٹ آباد کے جلال بابا آڈیٹوریم میں ملک کے معروف شاعر احمد فراز کو ایک عوامی مذاکرے میں مدعو کیا گیا جس میں مقامی شاعراء، وکلاء، صحافیوں، سیاسی وسماجی نمائندوں سمیت ہر مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔اس موقع پر احمد فراز نے عدلیہ اور ججوں کی بحالی کی تحریک پر اپنے خیالات کا اظہار کیا اور اپنی مشہور انقلابی نظم "محاصرہ" سنائی۔ شدید سردی اور برفانی موسم کے باوجود ہزارہ کے دور دراز علاقوں سے عام لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد نے اس پروگرام میں شرکت کی۔

عدلیہ کی بحالی اور قومی اداروں کے استحکام کی اہمیت بارے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو روشناس کرانے کے لئے ہزارہ کے دور دراز اور دشوار گزار علاقوں میں کارنر میٹنگز اور عوامی اسمبلیاں منعقد کی گئیں تا کہ لوگوں بالخصوص دیہی علاقوں میں بسنے والوں کو موقع فراہم ہو سکے کہ وہ ملک میں موجودہ عدالتی اور آئینی بحران کے حوالے سے اپنے خیالات وجذبات کا اظہار کر سکیں۔ اس سلسلے میں عوامی ردعمل انتہائی پر جوش رہا اور ہر جگہ ہزاروں کی تعداد میں مرد و خواتین نے ان پروگراموں میں شرکت کی اور بھرپور انداز میں اپنے خیالات اور تحفظات کا اظہار بھی کیا۔

جب ملک میں انصاف نہیں ہوگا تو انسانیت نہیں ہوگی۔۔۔۔ پھر جمہوریت کیسے آسکتی ہے۔

عوامی اسمبلیوں کے شرکاء بحالی عدلیہ کے حوالے سے اظہار خیال کرتے ہوئے۔

عوامی اسمبلی میں شرکاء کے اظہار خیال کا منظر

عوامی اسمبلیوں کا تصور 1998ء میں معروف سیاسی وسماجی رہنما عمر اصغر خان نے متعارف کرایا جس کا مقصد محروم ونظر انداز علاقوں میں بسنے والوں کو اپنے علاقائی مسائل کے ساتھ ساتھ قومی اہمیت کے حامل مسائل پر بحث ومباحثے اور اظہار خیال کا موقع فراہم کرنا تھا۔ پورے ملک میں سماجی تنظیمات اُس وقت سے عوامی اسمبلیوں کا عمل تسلسل کے ساتھ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ان اسمبلیوں کے زریعے قومی اہمیت کے حامل کئی مسائل پر عوامی رائے سامنے لانے میں بہت اہم مدد لی گئی ہے۔ان اسمبلیوں میں شرکاء کو بلا امتیاز وتفریق اظہار رائے اور اختلاف رائے کا موقع ملتا ہے تا کہ جمہوری انداز فکر اور شراکتی فیصلہ سازی کی روایت اور اہمیت کو اجاگر اور مقبول کیا جائے۔

عوامی اسمبلی: چیئر پرسن عمر فاؤنڈیشن شرکاءِ اسمبلی سے خطاب کر رہے ہیں

ضلع ایبٹ آباد کے دور افتادہ گاؤں مولیا میں منعقدہ عوامی اسمبلی کا ایک منظر

شاہراہ قراقرم پر بحالی عدلیہ کے حوالے سے لگایا گیا بینر۔

اسی سلسلے میں عوامی آگاہی اور بیداری کے لئے بینرز اور سٹکرز مہم چلائی گئی جس کے تحت شاہراہ قراقرم سمیت ڈویژن کے اہم مقامات پر ہزاروں کی تعداد میں بینرز آویزاں کئے گئے جن کا مقصد بحالی عدلیہ تحریک کی سرگرمیوں سے عوام کو آگاہ رکھنا تھا۔علاوہ ازیں الیکشن سے دو روز قبل "بول" کے عنوان سے ضمیمہ شائع کیا گیا جس کا مقصد عدلیہ اور میڈیا کی بحالی کے حوالے سے ہزارہ کی سطح پر ہونے والے مختلف مظاہروں، اسمبلیوں، ریلیوں اور دیگر عوامی پذیرائی کے کی سرگرمیوں کو یکجاء کر کے عوام تک پہنچانا تھا۔ یہ ضمیمہ ہزاروں کی تعداد میں چھاپ کر ہزارہ کے دیہی اور شہری علاقوں کے علاوہ اسلام آباد کی سطح پر بھی تقسیم کیا گیا۔اس ضمیمہ کی اشاعت اور تقسیم کے سلسلے میں نوجوانوں نے سرگرم کردار ادا کیا۔

28 فروری کو ایبٹ آباد میں منعقدہ عوامی ریلی کا ایک منظر

عام انتخابات کے بعد **28** فروری **2008**ء کو ایبٹ آباد میں ایک بڑی عوامی ریلی منعقد کی گئی جس میں ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔اس عوامی ریلی کا مقصد نومنتخب عوامی نمائندوں کو یہ پیغام دینا تھا کہ عوام نے اپنے ووٹ کے ذریعے انھیں اداروں کے استحکام، عدلیہ کی بحالی اور میڈیا کی آزادی جیسے قومی مسائل کے حل کیلئے مینڈیٹ دے کر اپنا قومی فریضہ ادا کر دیا ہے۔لہذا نومنتخب عوامی نمائندے واضح عوامی رائے کا احترام کرتے ہوئے بغیر کسی اندرونی و بیرونی دباؤ کے **3** نومبر **2007**ء سے پہلے کی عدلیہ کی بحالی کیلئے اقدامات کریں۔

الیکشن 2008ء میں عوام نے سیاسی شعور کا ثبوت دیتے ہوئے روائتی سیاست کے بجائے آئین کی بالادستی، قانون کی حکمرانی اور انصاف کی فراہمی جیسے اہم مسائل کو اپنی اولین ترجیح کے طور پر سامنے لایا ہے۔ لہذا منتخب نمائندوں کی زمہ داری بنتی ہے کہ وہ عوامی ترجیحات کا پاس رکھیں تاکہ ملک میں حقیقی جمہوری نظام قائم ہو سکے۔

اس عوامی ریلی میں ہزارہ کے تمام اضلاع سے متاثرین زلزلہ کی ایک بڑی تعداد شریک ہوئی۔ ریلی کے شرکاء عدلیہ اور ججوں کی بحالی، آزاد میڈیا کے حق میں نعرے بازی کرتے رہے۔ شرکاء نے پلے کارڈ اور بینرز اٹھا رکھے تھے جن پر "عدلیہ بحال کرو، میڈیا آزاد کرو"، "مضبوط ادارے مستحکم پاکستان"، "انصاف ہمارا حق ہے، متاثرین زلزلہ کے ساتھ انصاف کرو"، جیسے نعرے اور مطالبات درج تھے۔ ریلی فوارہ چوک سے شروع ہو کر عامر شہد چوک پر ایک بڑے اجتماع کی شکل اختیار کر گئی جہاں اظہار خیال کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ عوام نے ووٹ کے ذریعے آمر اور آمریت کے خاتمے کی بنیاد رکھ دی ہے لہذا اب ذمہ داری نو منتخب قومی صوبائی نمائندوں کی ہے کہ وہ عوامی رائے کا احترام کس طرح یقینی بناتے ہیں۔

اگرچہ الیکشن کے بعد موجودہ تحریک ایک سنگ میل پر پہنچ چکی ہے تاہم انصاف پر مبنی جمہوری معاشرے کے قیام کے سلسلے میں ابھی اور بھی بہت سی منزلیں طے کرنی ہیں۔ ہزارہ کے عوام اور سول سوسائٹی کے ادارے واضح طور پر سمجھتے ہیں کہ بحالیِ عدلیہ اس تحریک کی طرف ایک قدم ہے اور یہ تحریک اس وقت تک جاری رہے گی جب تک ملک میں صحیح جمہوری نظام اور قانون و انصاف کی حکمرانی قائم نہیں ہو جاتی۔ ملکی سطح کے ساتھ ساتھ ہزارہ میں بھی بحالی عدلیہ اور حقیقی جمہوری معاشرے کے قیام کی جدوجہد کا سلسلہ مقاصد کے حصول تک جاری رہے گا۔

◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆

معزول ججوں کی بحالی اور عدلیہ کی آزادی کی تحریک منظم انداز میں چلانے کا فیصلہ
ہزارہ بھر میں مختلف مقامات پر کارنر میٹنگوں اور عوامی اسمبلیوں کا سلسلہ اسی ہفتہ سے شروع کیا جائے گا، طہماس خان
Rally staged for independent judiciary & free media
HAI expresses solidarity with judiciary, press
By Rashid Javed
عدلیہ میڈیا وکلاء کی بالادستی کیلئے عوامی سطح پر مہم کا آغاز کر دیا گیا
عمر اصغر فاؤنڈیشن اور سٹیزن کوارڈی نیشن کمیٹی کے اشتراک سے مہم جاری
ججوں کا واحد اعلاج صرف اور صرف آزاد عدلیہ ہے، عوامی اسمبلی
عوام کو متحد ہو کر ظلم و ناانصافی کیخلاف جنگ کرنا ہوگی، عوامی اسمبلی
عوام آمریت کا راستہ روکنے کیلئے آگے آ
یہ جدوجہد پاکستان اور ہماری آئندہ نسلوں کی بقاء کی جنگ ہے، علی اصغر خا
عوامی حقوق کی جدوجہد میں شاعری کا کردار
احمد فراز
عمر اصغر خان ترقیاتی فاؤنڈیشن

ملک میں کوئی نظام نہ ہو
قانون نہ ہو انصاف نہ ہو
مظلوم کا پرسانِ حال نہ ہو
محروم کا کوئی یار نہ ہو

یہ قصہ اب پرانا ہے
آمر کو اب تو جانا ہے